کے ذریعے کڑی نگرانی کریں اور ایسے عناصر کو یہ موقعہ نہ دیا جائے کہ امن وامان کی صورت کو خراب کریں۔

۳۔ تمام علماء کرام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بھی حالات کو پُرسکون رکھنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ جذبات کی بجائے ہوش سے کام لیں اور فضا کو خوشگوار رکھیں۔ نیز کسی جگہ اگر لوگ مشتعل ہوں تو بھی انہیں پُرسکون رہنے کی تلقین کریں۔ یہی وقت کا تقاضا ہے۔ خصوصاً ایسے حالات میں جبکہ بھارت خود اشتعال انگیزی کر رہا ہے۔ وطن کی سالمیت اور بقاء کے لیے ہمیں اپنے جذبات کی قربانی دینا ہوگی۔

۴۔ پاکستان کی تمام سیاسی قوتوں کو بھی اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ تاکہ لوگوں میں اچھا پیغام جائے۔ نیز عوام بھی وسیع تر مفاد کے لیے پُرسکون رہیں اور حالات پر نظر رکھیں۔ اپنے گردوپیش کے لوگوں کا جائزہ لیں تاکہ کوئی شرپسند فساد کا باعث نہ بنے۔

اُمید ہے تمام ذمہ داران محرم الحرام کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھیں گے اور معروضات پر غور فرمائیں گے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

فلسطین...... عالم اسلام کی خاموشی!

عالمی دہشت گرد اسرائیل کی وحشیانہ بمباری سے غزہ میں سینکڑوں فلسطینی شہید اور زخمی ہو گئے ہیں۔ جن میں بوڑھے، بچے اور عورتیں بھی شامل ہیں۔ حماس کے مرکزی دفتر اور سابق وزیراعظم اسماعیل حانیہ کے گھر کو خصوصی نشانہ بنایا گیا۔ فلسطینی صدر محمود عباس اور فلسطین کی پارلیمنٹ کی عمارت کو بھی تباہ کر دیا گیا۔ ہنوز یہ حملے جاری ہیں۔

اسرائیل کی فلسطین کے خلاف کھلی جارحیت ایک عرصہ سے جاری ہے۔ ایسی ظالمانہ کاروائیاں روز کا معمول بن چکی ہیں۔ چونکہ اسے عالمی غنڈوں کی پشت پناہی اور سلامتی کونسل کی آشیرباد حاصل ہے،

لہٰذا وہ فلسطینیوں کا قتل عام کرتے ہوئے کوئی خوف محسوس نہیں کرتا اور پوری ڈھٹائی سے جارحانہ کارروائیاں کررہا ہے۔ امریکہ کا کہنا کہ اسرائیل کو اپنے دفاع کا پورا حق ہے۔

پوری دنیا دہشت گردی اور انتہا پسندی کی شدید مذمت کرتی ہے۔ مگر افسوس کہ اسرائیل کے اس سفاکانہ اقدام کو کوئی چیلنج نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی شدید الفاظ میں مذمت ہوتی ہے۔ سلامتی کونسل جو کہ امریکہ کی لونڈی کا کردار ادا کرتی ہے' اس سانحہ پر ایک حرف شکایت بھی زبان پر نہیں لائی اور نہ ہی اجلاس بلانا ضروری سمجھا۔ چونکہ شہید ہونے والے مسلمان ہیں' لہٰذا اس پر ایکشن کی ضرورت نہیں بلکہ واقعہ ممبئی میں فوری اقدامات اٹھاتے ہوئے ایک تنظیم کے خلاف پابندی عائد کردی گئی۔

فلسطین کے اس سانحہ پر افسوسناک پہلو عالمِ اسلام کی خاموشی اور بے حسی ہے۔ کسی بھی طرف سے حرف احتجاج نہیں آیا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ عالمِ اسلام کی طرف سے اسرائیل کو اس ظالمانہ کارروائی پر وارننگ دی جاتی۔ اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آتا تو جوابی کارروائی کی جاتی۔ مگر افسوس عالمِ اسلام آج خود سازشوں کا شکار ہے اور ان کے حکمران اعداء الاسلام کے آلہ کار ہیں اور اس سانحہ پر مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ اسلامی سربراہی کانفرنس ایک بے جان ادارہ بن چکا ہے اور عالمِ اسلام کی نمائندگی کا حق کھو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی فورم پر عالمِ اسلام کی ترجمانی ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ حکمران اسی بات پر خوش ہیں کہ وہ اقتدار میں ہیں اور انہیں مراعات حاصل ہیں۔

عالمِ اسلام میں سب سے بڑی ذمہ داری پاکستان پر آتی ہے۔ کیونکہ وہ ایٹمی قوت ہے اور ہمیشہ قائدانہ کردار ادا کرتا رہا ہے۔ مگر آج کا پاکستان خود مشکلات سے دوچار ہے اور اپنے مسائل میں الجھا ہوا ہے۔ وہ کسی کے مسائل کیا حل کرے گا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ پوری اسلامی دنیا کو متحد و متفق ہو کر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرلینا چاہیے اور دنیا کو یہ احساس دلانا چاہیے کہ ہم داخلی مسائل سے دوچار ضرور ہیں' لیکن ہمارے خلاف جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے اس وقت کا اظہار کردیا جائے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆